گرینڈ سلیم جیتنے والی 18 سالہ

ریڈوکانو کی حوصلہ افزائی ورجینیا ویڈ کر رہی تھیں جو 1977 میں ومبلڈن میں گرینڈ سلیم جیتنے والی آخری برطانوی خاتون تھیں۔ ایما ریڈوکانو کو رواں سال جون میں ہی پہلی بار ڈبلیو ٹی اے کے ڈرا میں شامل کیا گیا تھا۔ انھیں ومبلڈن میں وائلڈ کارڈ انٹری ملی تھی اور وہاں وہ چوتھے راؤنڈ تک پہنچی تھیں۔وہ گرینڈ سلیم جیتنے والی سب سے کم عمر برطانوی ٹینس کھلاڑی ہیں۔ 2014 میں سیرینا ولیمز کے بعد کوئی بھی سیٹ گنوائے بغیر سنگل ٹائٹل جیتنے والی پہلی خاتون کھلاڑی بھی بن گئی ہیں۔

جب ریڈوکانو امریکہ آئیں توانھوں نے کوالیفائنگ راؤنڈ کے بعد ہی اپنی واپسی کی ٹکٹ بک کروالی تھی۔اس کی وجہ یہ تھی کہ انھیں ٹورنامنٹ کے فائنل مرحلے میں کوالیفائی کرنے کی امید ہی نہیں تھی۔ پھرانھوں نے بغیر کوئی سیٹ ہارے ایک کے بعد ایک میچ جیتنے شروع کیے اور وہ کردکھایا جس کے بارے میں شاید انھوں نے خود بھی کبھی نہیں سوچا تھا۔انھوں نے کوالیفائنگ مرحلے کے تین اور فائنل مرحلے کے سات میچ جیت کر ٹائٹل اپنے نام کیا۔ 18 برس کی ایما ریڈوکانو نے یوایس اوپن گرینڈ سلیم کے فائنل میں کینیڈا کی لیلیٰ فرنینڈیز کو پہلے دونوں سیٹس میں شکست دے کر برطانیہ کے 44 سال کے طویل انتظار کو بھی ختم کیا ہے۔اس سے قبل برطانیہ کی کسی خاتون ٹینس کھلاڑی نے 1977 میں کوئی گرینڈ سلیم جیتا تھا۔ یہی نہیں وہ پہلی 'کوالیفائر' کھلاڑی ہیں جو گرینڈ سلیم مقابلہ جیتی ہوں۔

ایما ریڈوکانو نے اپنی 19 سال کی حریف لیلہ فرنینڈیز کو انتہائی سنسنی خیز مقابلے میں 4-6 اور 3-6 سے شکست سے دوچار کیا۔انھوں نے ایک 'ایس' (یعنی ایسی سروجسے مخالف کھیل نہ پائے) کے ذریعے اپنی جیت مکمل کی اور بے یقینی کی کیفیت میں اس کے ساتھ ہی کورٹ پر لیٹ گئیں۔ریڈوکانو کی حوصلہ افزائی ورجینیاویڈکررہی تھیں جو 1977 میں ومبلڈن میں گرینڈسلیم جیتنے والی آخری برطانوی خاتون تھیں۔ایماریڈوکانوکورواں سال جون میں ہی پہلی بار ڈبلیوٹی اے کے ڈرا میں شامل کیا گیا تھا۔انھیں ومبلڈن میں وائلڈکارڈ انٹری ملی تھی اوروہاں وہ چوتھے راونڈتک پہنچی تھیں۔وہ گرینڈسلیم جیتنے والی سب سے کم عمر برطانوی ٹینس کھلاڑی ہیں جبکہ ماریا شاراپوا کے بعدوہ عالمی سطح پرسب سے کم عمرگرینڈسلیم جیتنے والی کھلاڑی بنی ہیں۔شاراپوا نے 2004 میں 17 سال کی عمر میں ومبلڈن میں کامیابی حاصل کی تھی۔وہ 2014 میں سیرینا ولیمز کے بعد کوئی بھی سیٹ گنوائے بغیر سنگل ٹائٹل جیتنے والی پہلی خاتون کھلاڑی بھی بن گئی ہیں۔انھیں اس جیت سے 18 لاکھ پاؤنڈ کی انعامی رقم ملی ہےاورخواتین کی عالمی درجہ بندی میں اب وہ 23 ویں نمبر پر آ گئی ہیں جبکہ پیر کو جاری ہونے والی فہرست میں وہ برطانیہ کی نمبرون ٹینس کھلاڑی بن جائیں گی۔ریڈوکانو 13 نومبر 2002 میں کینیڈا کے شہرٹورانٹو میں پیدا ہوئیں اور جب وہ دوسال کی تھیں تواپنے والدین کے ساتھ انگلینڈ آ گئیں۔ان کے والد کااصل وطن رومانیہ ہے جبکہ والدہ چینی نژاد ہیں۔ان کی کنیت ریڈوکانو رومانیہ سے آتی ہے۔ریڈوکانو کے لیے دنیا بھر سے مبارکبادوں کا سلسلہ جاری ہے۔
سابق برطانوی نمبرون لورا رابسن نے بی بی سی ریڈیو 5 لائیو پر کہا کہ 'اس میں بہت سے اگر مگر کے دروازے ہیں۔ومبلڈن سے قبل ایما ریڈوکانو مین ڈرا میں بھی نہیں تھیں اوروائلڈ کارڈ سے ان کی شمولیت ہوئی تھی۔کیا وہ یہاں ہوتیں اگر انھیں اپ گریڈ نہیں کیا گیا ہوتا؟ کیا یہ ممکن ہوتا اگر وہ سانس لینے میں تکلیف کی وجہ سے چوتھے راؤنڈ سے نہیں نکل جاتیں؟ لیکن انھوں نے اپنے پہلے گرینڈسلیم فائنل میں بہترین کھیل کا مظاہرہ کیااورآپ ان سے ایسے مزید مظاہروں کی امید کرسکتے ہیں۔

سابق ومبلڈن فاتح پیٹ کیش نے اسے ناقابل یقین قرار دیا۔انھوں نے کہا کہ 'میں یقین نہیں کرسکتا کہ کوئی کوالیفائر یوایس اوپن جیت جائے۔ گوران ایوانسیوچ وائلڈ کارڈ کے ذریعے ومبلڈن میں کامیابی حاصل کی تھی لیکن وہ پہلے ومبلڈن فائنلز میں جاچکی ہیں،ایسا محسوس نہیں ہورہا تھا کہ وہ اپنا دوسرا ہی گرینڈسلیم کھیل رہی ہوں۔'ان کی تعریف کرتے ہوئے پیٹ کیش نے مزید کہا: 'وہ اتنی صفائی سے گیند کو مارتی ہیں۔ یہ عقل سے بالاتر ہے۔اس کا کوئی جواب نہیں۔ان کی پرفارمنس حیرت انگیز ہے۔' آسٹریلین ٹینس لیجنڈ اور 11 گرانڈسلیم کے فاتح راڈ لیور نے ایما ریڈوکانو کو شاباش دیتے ہوئے لکھا: 'بہت خوب ایما ریڈوکانو، یہ آپ اور لیلیٰ فرنینڈیز کے درمیان بہت سے مقابلوں میں سے ایک ہے۔ مجھے اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ بہت سے اہم مقابلے آپ دونوں کا انتظار کررہے ہیں۔ یوایس اوپن میں ایک اور تاریخی لمحہ۔ مبارکبادیں۔'لیلیٰ فرنینڈیز اور ایما ریڈوکانو جب آرتھر ایشی اسٹیڈیم پہنچیں تو وہ کھچا کھچ بھرا تھا۔وہاں 24 ہزار لوگوں کی گنجائش ہے اور یہ دونوں اپنے کریئر کے سب سے بڑے اسٹیج پر پہلی بار پہنچی تھیں لیکن دونوں اس بات سے بے پرواتھیں۔اسٹیڈیم میں لیلیٰ فرنینڈیز کے حامی زیادہ نظر آرہے تھے کیونکہ انھوں نے ایک ہفتے کے اندر ہی عالمی درجہ بندی میں دوسرے، تیسرے اور پانچویں نمبر کی کھلاڑیوں کوشکست سے دوچار کیا تھا۔لیلیٰ فرنینڈیز گزشتہ روز ہی 19 سال کی ہوئی ہیں۔اس طرح رواں یوایس اوپن میں دو ٹین ایجرز کا فائنل کھیلنا خواتین ٹینس کے افق پر دو نئے سٹارز کا نمودار ہونا ہے۔

ہر چند کہ لیلیٰ نے اپنے پانچ سابق میچوں میں سے چار میں اہم ٹائی بریکرز میں کامیابی حاصل کی تھی لیکن انھیں اس بات کا احساس تھا کہ فائنل میں میچ سخت ہوگا۔انھوں نے کہا' آج کا دن سخت ہونے والا تھا لیکن ایما نے حیرت انگیز کھیل پیش کیا۔ مجھے خود پر بہت فخر ہے اور یہاں کے مداح بھی بہت شاندار ہیں۔جبکہ ایما ریڈوکانو نے امیزون پرائم پر سابق برطانوی نمبر ون ٹم ہن مین سے بات کرتے ہوئے کہا کہ'اس ٹرافی کو اٹھانا ان کے لیے سب کچھ ہے اوروہ اسے اپنے سے علیحدہ نہیں رکھنا چاہتیں۔'انھوں نے کہا کہ کل عجیب طرح کی کیفیت تھی کہ میں بتانہیں سکتی۔میرے خیال سے یہ معمول کی بات ہےلیکن جب میں کھیلنے آئی تو سب معمول کا تھایعنی ایک وقت میں ایک۔پہلا سیٹ جیتنے کے لیے مجھے سخت محنت کرنا پڑی اور پھر دوسرے سیٹ میں آگے رکھنے کے لیے۔انھوں نے مزید کہا کہ میں گرینڈسلیم جیتنے کا ہمیشہ خواب دیکھتی تھی۔آپ ایسی باتیں سوچتے ہیں لیکن جو یقین مجھے تھااور حقیقت میں جیتنا، یہ ناقابل یقین ہے۔ ●○

18 لاکھ پاؤنڈ کی انعامی رقم ملی ہے اور خواتین کی عالمی درجہ بندی میں اب وہ 23 ویں نمبر پر آ گئی ہیں جبکہ پیر کو جاری ہونے والی فہرست میں وہ برطانیہ کی نمبر ون ٹینس کھلاڑی بن جائیں گی۔ریڈوکانو 13 نومبر 2002 میں کینیڈا کے شہر ٹورانٹو میں پیدا ہوئیں اور جب وہ دو سال کی تھیں تو اپنے والدین کے ساتھ انگلینڈ آ گئیں۔ ان کے والد کا اصل وطن رومانیہ ہے جبکہ والدہ چینی نژاد ہیں۔ ان کی کنیت ریڈوکانو رومانیہ سے آتی ہے۔

ایما ریڈوکانو

کارتک کے آئی پی ایل میں 4000 رن

سید پرویز قیصر

دنیش کارتک انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) میں 4000 رن بنانے والے بلے بازوجگہ بنانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔دائیں ہاتھ سے بلے بازی کرنے والےدنیش کارتک نے کولکاتا نائٹ رائیڈرس کی جانب سے سن رائزرس حیدرآباد کے خلاف دبئی میں کھیلے گئے میچ میں اپنی آؤٹ ہوئے بغیر 18 رن کی انگ کے دوران یہ سنگ میل عبور کیا۔دنیش کارتک انڈین پریمیر لیگ میں 4000 رن بنانے والے گیارہویں بلے باز ہیں۔انہوں نے دہلی کیپٹلس، گجرات لائنس، پنجاب کنگس،ممبئی انڈینس، رائل چیلنجرس بنگلور اور کولکاتا نائٹ رائیڈرس کے لئے ابھی تک جو 209 میچ انڈین پریمیر لیگ میں کھیلے ہیں ان کی 188 انگوں میں 26.05 کی اوسط اور 130.03 کے اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ 19 نصف سنچریوں کی مدد سے 4013 رن بنائے ہیں۔ وہ گیارہ مرتبہ اپنا کھاتہ نہیں کھول پائے اوران کا سب سے زیادہ اسکور آوٹ ہوئے بغیر 97 رن ہے جو انہوں نے کولکاتا نائٹ رائیڈرس کی جانب سے راجستھان رائلز کے خلاف کولکاتا میں 25 اپریل 2019 کو 50 بالوں پر سات چوکوں اور نو چھکوں کی مدد سے بنایا تھا۔ یہ کولکاتا نائٹ ڑائیڈرس کے لئے دوسرا سب سے بڑا اسکور بھی ہے۔انڈین پریمیر لیگ میں سب سے زیادہ رن بنانے کا اعزاز رائل چیلنجرس بنگلور کے وارث کوہلی کے پاس ہے جنہوں نے ابھی تک جو 204 میچ انڈین پریمیر لیگ میں کھیلے ہیں ان کی 196 انگوں میں 37.78 کی اوسط اور 130.16 کے اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ پانچ سنچریوں اور 42 نصف سنچریوں کی مدد سے 6235 رن بنائے ہیں۔وہ چھ مرتبہ اپنا کھاتہ نہیں کھول پائے اوران کا سب سے زیادہ اسکو 113 رن ہے جوانہوں نے پنجاب کنگس کے خلاف بنگلور میں 18 مئی 2016 کو 50 بالوں پر 12 چوکوں اور آٹھ چھکوں کی مدد سے بنایا تھا۔شکھر دھون نے دکن چارجرس، دہلی کیپٹلس، سن رائزرس حیدرآباد اور ممبئی انڈینس کی جانب سے جو 188 میچ کھیلے ہیں ان کی 187 انگوں میں 34.93 کی اوسط اور 127.13 کے اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ دو سنچریوں اور 44 نصف سنچریوں کی مدد سے 5659 رن بنائے ہیں۔وہ دس مرتبہ اپنا کھاتہ نہیں کھول پائے اوران کا سب سے زیادہ اسکور آوٹ ہوئے بغیر 106 رن ہے جوانہوں نے دہلی ڈیرڈیولس کی جانب سے پنجاب کنگس کے خلاف دبئی میں 20 اکتوبر 2020 کو 61 بالوں پر بارہ چوکوں اور تین چھکوں کی مدد سے بنایا تھا۔انڈین پریمیر لیگ میں سب سے زیادہ رن بنانے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں تیسرا مقام روہت شرما کا ہے جنہوں نے ممبئی انڈینس اوردکن چارجرس کی جانب سے جو 211 میچ کھیلے ہیں ان کی 206 انگوں میں 31.29 کی اوسط اور 130.25 کے اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ ایک سنچری اور 40 نصف سنچریوں کی مدد سے 5571 رن بنائے تھے۔وہ 13 مرتبہ صفر پر آوٹ ہوئے ہیں اورانکا سب سے زیادہ اسکور آوٹ ہوئے بغیر 109 رن ہے جو انہوں نے ممبئی انڈینس کی جانب سے کولکاتا نائٹ رائیڈرس کے خلاف 12 مئی 2012 کو کولکاتا میں 60 بالوں پر 12 چوکوں اور پانچ چھکوں کی مدد سے بنایا تھا۔اندین پریمیر لیگ میں سب سے پہلے پانچ ہزار رن بنانے والے سریش رینا اب چوتھے سب سے زیادہ رن بنانے والے بلے باز ہیں۔انہوں نے چنئی سپر کنگس اور گجرات لائنس کیلئے جو 205 میچ کھیلے ہیں ان کی 200 انگوں میں 32.51 کی اوسط اور 136.73 کے اسڑائیک ریٹ کے ساتھاایک سنچری اور 39 نصف سنچریوں کی مدد سے 5528 رن بنائے ہیں۔وہ آٹھ مرتبہ صفر پر آوٹ ہوئے ہیں اور ان کا سب سے زیادہ اسکور آوٹ ہوئے بغیر 100 رن ہے جوانہوں نے چنئی سپر کنگس کی جانب سے پنجاب کنگس کے خلاف چنئی میں 2 مئی 2013 کو 53 بالوں پر 7 چوکوں اور چھ چھکوں کی مدد سے بنایا تھا۔انڈین پریمیر لیگ میں جن کھلاڑیوں نے چار ہزار سے زیادہ رن بنائے ہیں ان میں ڈیوڈ وارنر نے 150 میچوں کی 150 انگوں میں 5449 رن، ابراہم ڈی ویلیرس نے 181 میچوں کی 167 انگوں میں 5106 رن، کریس گیل نے 142 میچوں کی 141 انگوں میں 4965 رن، دھونی نے 216 میچوں کی 190 انگوں میں 4698 رن، روبن اتھپانے 189 میچوں کی 182 انگوں میں 4607 رن، گوتم گمبھیر نے 154 میچوں کی 152 انگوں میں 4217 رن بنائے ہیں۔ ●○

ٹی-20 ورلڈکپ: پاکستان بازی پلٹ سکتا ہے

ICC T20
World Cup
INDIA 2021
T20

اب چونکہ ورلڈ کپ متحدہ عرب امارات میں کھیلا جائے گا،اس لیے پاکستان نے اسپن بالنگ پر خاص توجہ دی ہےاور نائب کپتان شاداب خان کے علاوہ عماد وسیم اور محمد نواز کو ٹیم کا حصہ بنایا ہے۔ اسپیشلسٹ اسپنر عثمان قادر 'ریزرو' کھلاڑیوں میں ہیں یعنی 15 رکنی اسکواڈ کا حصہ نہیں۔فاسٹ بالنگ میں حسن علی کا ساتھ دینے کے لیے شاہین آفریدی، محمد حسنین، حارث روٴف اور نوجوان محمد وسیم موجود ہیں۔ یہاں ہمیں محمد عامراوروہاب ریاض کا تجربہ نہیں ملے گا۔ اگر بیٹنگ میں تجربے کے لیے محمد حفیظ کوشامل کیا گیا تو بالنگ میں ہمیں ان میں سے کسی ایک کی ضرورت بھی تھی، خیر،اب حسن علی اور شاہین آفریدی پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوگی۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس اسکواڈ میں کوئی ایک شعبہ ایسا نہیں ہے جسے ہم مضبوط کہہ سکیں، بیٹنگ سے لے کر بالنگ تک ہر شعبے کی اپنی کمزوریاں ہیں۔ ٹی 20 ورلڈکپ آخری مرتبہ 2016 میں کھیلا گیا تھااور اس کے بعد سے بہت سا پانی پلوں کے نیچے سے گزر چکا ہے۔ پاکستان آخری ورلڈکپ میں انتہائی ناقص کارکردگی دکھا کر باہر ہوا تھا۔ ہمیشہ کی طرح ورلڈکپ کے بعد بڑے پیمانے پرتبدیلیاں ہوئیں اوراس بار قیادت سرفراز احمد کوسونپ دی گئی، جنہوں نے ٹیم میں ایک نئی جان ڈال دی۔اگلے 3 سال تک پاکستان ٹی 20 کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بنا رہا۔اس عرصے میں' گرین شرٹس' نے 36 ٹی 20 انٹرنیشنلز کھیلے اور 30 میں کامیابی حاصل کی۔لیکن پھر مصباح الحق آ گئے، خطرے کی گھنٹی بج اٹھی اور خدشات کے عین مطابق کچھ ہی دنوں میں سرفراز احمد کی چھٹی ہوگئی اور پاکستان کی ٹی 20 فتوحات کا سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچا۔گزشتہ 2 سالوں میں پاکستانی ٹیم 34 میں سے صرف 16 میچ جیت پائی ہے۔ آسٹریلیا، انگلینڈ اور نیوزی لینڈ کے علاوہ سری لنکا کے خلاف سیریز تک میں شکست کھائی۔کامیابی حاصل کی تو صرف بنگلہ دیش،زمبابوے،'پر کٹے' جنوبی افریقہ اور حال ہی میں بارش زدہ سیریز میں ویسٹ انڈیز کے خلاف۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کپتان سرفراز ہوں یا بابر، پاکستان کی حکمتِ عملی میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔پاکستان آج بھی جیت کے لیے اپنے بالرز پر بھروسہ کرتا ہےاور بنیادی طور پر جتوانا انہی کی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔بیٹسمین ابتدا ہی سے رنز کا بہاؤ تیز رکھنے کے بجائے پہلے وکٹیں بچا کر اننگ کی رفتار کو آخری اوورز تک ٹالنے کے 'اصول' پر کاربند نظر آتے ہیں۔سرفراز نے کسی حد تک اس حکمتِ عملی کو بدلا تھا اور جیسے ہی وہ گئے، یہ ایک مرتبہ پھر در آئی اور ساتھ ہی پاکستان کی کامیابیوں کا سلسلہ بھی تمام ہوگیا۔پے در پے ناکامیوں کے بعد ٹیم میں دھڑا دھڑ تبدیلیاں کی گئیں لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات! پچھلے 2 سالوں میں کھیلے گئے 34 ٹی 20 مقابلوں میں پاکستان نے 38 کھلاڑیوں کو آزمایا ہے۔مصباح الحق کی بطور ہیڈکوچ آمد کے بعد ابتدائی 7 میچوں میں ہی 25 مختلف کھلاڑیوں کو کھلایا گیا۔ کپتان تک بدل دیا گیا حالانکہ پاکستان اس وقت عالمی درجہ بندی میں نمبر ایک تھا۔ بہرحال،اس کے بعد خدشات کے عین مطابق زوال شروع ہوگیااور ابھی تک رکنے میں نہیں آرہا۔ہمیں تو گروپ مرحلے سے آگے کاامکان نظر نہیں آتا۔'قنوطی' ہونے کا شبہ ایک طرف رکھیں، ذرا تھوڑی دیر کے لیے پاکستان کا گروپ دیکھیں، جس میں سب سے اوپر ہندوستانی کرکٹ ٹیم کھڑی نظر آرہی ہے۔ایک ایسی ٹیم جسے دیکھ کر ویسے ہی پاکستان کے کھلاڑیوں کے ہاتھ پیر پھول جاتے ہیں۔

24 اکتوبر کو ٹی-20 ورلڈکپ میں پاکستان کا پہلا مقابلہ ہی روایتی حریف سے ہے۔ پھر اسی گروپ میں نیوزی لینڈ ہے اور 'خطرناک' افغانستان بھی بلکہ کوالیفائنگ مرحلے سے ممکنہ طور پر آئرلینڈ اور بنگلہ دیش بھی اسی 'گروپ آف ڈیتھ' میں آئیں گے۔یہاں سے صرف 2 ٹیمیں ہی اگلے مرحلے یعنی سیمی فائنل میں پہنچیں گی۔اب خود ہی اندازہ لگا لیجیے کہ خطرہ کتنا زیادہ ہے اور موجودہ اسکواڈ میں اتنے بڑے خطرے کومول لینے کا دم نظر نہیں آتا۔لیکن یہ ٹیم پاکستان ہے جو کچھ بھی کر گزر سکتی ہے۔درجہ بندی میں آٹھویں نمبر پر آنے کی وجہ سے بمشکل 2017 کی چمپئنز ٹرافی کے لیے کوالیفائی کرنے والی یہ ٹیم چمپئن بھی بنتی ہے اور ورلڈ نمبروَن ہونے کے باوجود ٹی 20 ورلڈکپ میں سب سے پہلے باہر بھی ہوجاتی ہےتو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ٹیم سے بہتر سے بہترین کارکردگی کی توقع بھی رکھی جاسکتی ہے اور بد سے بدترین پرفارمنس کا خدشہ بھی ساتھ رکھیں۔لیکن فی الحال تو کاغذ پر جو ٹیم نظر آرہی ہےاس سے کچھ خاص خوش فہمی نہیں ہے۔ ●○

ترتیب وپیشکش

محمد احمد انصاری